



اللہ کی چاہت



از قلم:ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی

اللہ کی چاہت یہ ہے کہ ہر انسان کچھ نہ کچھ نظام ٹھیک کرنے میں اپنا کردار ادا کرے، اس کو زیادہ سے زیادہ سنوارا جائے، اللہ کے دیئے ہوئے ذرائع اور اس کی بخشی ہوئی قوتوں اور قابلیتوں کو زیادہ سے زیادہ بہتر طریقے سے استعمال کیا جائے، وہ عظیم خالق اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی بھی انسان اپنی قوتوں کا غلط استعمال کر کے تمام زندگیوں کو نقصان پہنچائے، اپنی سوچ، فکر، علم و کردار سے سب کو پریشان کرے، بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس کو بد نظمی سے، گندگیوں (برائیوں) سے اور ظلم و ستم سے خراب کر دیا جائے۔

آج کی سوچ اختیارات کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے۔ عزت، شہرت، دولت کے حصول کی طرف اپنی تمام قوتوں کو لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ تمام چیزیں ملنے کے بعد چاہے کچھ بھی ہوتا رہے، انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی، ایسے لوگوں کا دنیا میں ہونا تکلیف دے اور نہ ہونا سکون کا باعث ہوتا ہے۔

انسانوں میں سے وہ لوگ جو ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں، اسی وجہ سے اُن کے اندر نکھارنے کی صلاحیت واضح ہو جاتی ہے، انہیں کام کرنے کے بہتر سے بہتر مواقع ملتے ہیں، وہ سچ کی بنیاد پر اپنے اصول ترتیب دیتے ہیں، وہ ایک ایک دن گزرتے ہوئے یہ سوچتے ہیں کہ ہماری ذات سے دوسرے کو فائدہ ہے یا نہیں؟ اگر فائدہ نہیں پہنچا سکے تو نقصان سے محفوظ رکھ پائے ہیں یا نہیں؟ ایسے لوگ خود بخود جھوٹ سے نفرت کرتے ہیں، دھوکہ سے بچ جاتے ہیں، بگاڑ کو

پہچان کر اپنے آپ کو اور دوسروں کو اُس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی چاہتوں کا ایک حسین منظر ہے جو کسی کی بھی شخصیت سے ظاہر ہو سکتا ہے۔

اگر آپ میں سے کسی شخص کا کوئی باغ ہو اور وہ اسے ایک مالی کے سپرد کر دے تو آپ خود بتائیے کہ وہ اس مالی سے اولین بات کیا چاہے گا؟ باغ کا مالک اپنے مالی سے اس کے سوا اور کیا چاہ سکتا ہے کہ وہ اس کے باغ کو نکھارے نہ کہ خراب کر کے رکھ دے۔ تو حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ بھی ہم سے یہ چاہتا ہے کہ اس کے باغ کو زیادہ سے زیادہ بہتر حالت میں رکھا جائے۔ زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔ اس کے حسن میں، اس کی صفائی میں، اس کی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو۔ جس بھی انسان کو وہ دیکھے گا کہ وہ خوب محنت سے جی لگا کر سلیقے اور قابلیت کے ساتھ اس کے باغ کی خدمت کر رہا ہے، اس کی روشوں کو سنوار رہا ہے، اس کی اچھے سے دیکھ بھال کر رہا ہے، اس کو جنگلی پودوں اور جھاڑ جھنکاڑ سے صاف کر رہا ہے اور اس میں اپنی جدت اور جُودت سے عمدہ پھلوں اور پھولوں کی نئی نئی قسموں کا اضافہ کر رہا ہے، تو ضروری ہے کہ وہ اس سے خوش ہو گا، اُس کا خیال رکھے گا، اور اللہ جس کا خیال رکھتا ہے تو اُس کی تمام تخلیق اُس کا خیال رکھتی ہے۔ وہ کبھی بھی، کہیں بھی، کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی مطمئن (آرام وسکون) سے رہتا ہے۔ اُس کو کسی چیز کا کوئی غم، کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اُس کو کبھی بھی کسی چیز کی کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی، وہ خود بھی مطمئن ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی مطمئن رکھتا ہے۔